مقالات

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

پردہ اور اسلامی تعلیمات

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی وحدہ وعلیٰ آلہ وصحبہ، امابعد:

آج کل عورتوں میں بے حجابی اور بے پردگی کی وباء اس قدر عام ہوگئی ہے کہ کوئی ملک اس سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ آدمیوں کے ساتھ بے پردہ چلتی ہیں اور اپنی زینت کو دکھاتی نظر آتی ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک عظیم جرم اور بڑا گناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آج کل اس سلسلہ میں طرح طرح کے فتنوں سے دوچار ہیں۔ حیاء کی قلت، جرائم کا ارتکاب اور عام فساد اس کا نتیجہ ہیں۔

مسلمانو! اللہ سے ڈرو، ان نادان دوستوں کا خیال کرو، اپنی عورتوں کو بے پردگی اور بے حیائی سے روکو اور انہیں اپنی زینت چھپانے کی تلقین کرو۔ اللہ کے عذاب اور اس کے عتاب سے ڈرو۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے:

"ان الناس اذا راوا المنکر فلم یغیروا اوشك ان یعمہم اللہ بعقابہ"

"جب لوگ برائی دیکھ کر خاموش رہیں گے اور اسے روکنے کا اہتمام نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب عام کردے گا!"

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں فرمایا ہے:

"لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذٰلك بما عصوا وکانوا یعتدون۔ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون"

"بنی اسرائیل کو سرکشی اور طغیان کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ اور عیسیٰؑ کے ذریعہ انہیں ملعون قرار دیا، کیونکہ وہ برائی کو روکنے کے بجائے خود اس کے مرتکب ہوتے تھے۔ ان کا یہ نہایت گھناؤنا فعل تھا۔"

اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا:

"والذی نفسی بیدہ لتامرون بالمعروف ولتنھون عن المنکر ولتاخذن علی ید السفیہ ولتاطرنہ علی الحق اطراً او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم یلعنکم کما لعنھم۔"

"قسم بخدا! نیکی کے کام کرتے رہنا اور برائی سے روکتے رہنا، نادان لوگوں کو تعلیم دینا اور انہیں حق پر آمادہ کرنا، اگر ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دے گا پھر تم پر لعنت کرے گا، جس طرح بنی اسرائیل پر کی ہے۔"

آپؐ نے مزید فرمایا:

"من رای منکم المنکر فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان۔"

"برائی دیکھ کر خاموش نہیں رہنا چاہیے بلکہ اسے ہاتھ سے تبدیل کرنا چاہیے، یا زبان سے اس کی برائی بیان کردی جائے یا کم از کم دل میں اسے برا خیال کرے لیکن یہ نہایت کمزور ایمان کی علامت ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عورتوں کو گھر میں اور باپردہ رہنے کی تلقین کی ہے اور اپنی زینت کو ظاہر کرنے اور نرم کلام کرنے سے روکا ہے تاکہ فساد اور فتنہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یٰنساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی" الخ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امہات المؤمنین (جو تمام عورتوں سے بہتر اور افضل ہیں) کو اجنبی سے نرم لہجے میں بات کرنے سے منع فرمایا ہے تاکہ کوئی اس کا مریض ناروا امید نہ لگا بیٹھے، اور انہیں گھر پر رہنے کی تلقین کی ہے اور ناجائز زیبائش و نمائش سے بھی منع کیا ہے اور اپنی زینت اور اعضائے محاسن کو ظاہر کرنے سے بھی منع فرمایا ہے مثلاً سر، چہرہ، گردن، سینہ، بازو اور پنڈلی

وغیرہ۔ ان تمام اعضاء کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے کیونکہ ان کے دیکھنے سے شہوت ابھرتی اور جذبات بھڑکتے ہیں اور فتنہ وفساد کا خطرہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین (جو ایمان وتقویٰ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہیں) کو منع فرمایا ہے تو عام عورتیں تو اس حکم میں بالاولیٰ داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے!

یہ حکم صرف امہات المومنین رض کے لیے خاص نہیں بلکہ اُن کے علاوہ دوسری عورتوں کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ آیت میں عموم کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ "اقمن الصلوٰۃ و اٰتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ" سے ظاہر ہے۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"واذا سألتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء حجاب ذٰلكم اطهر لقلوبكم وقلوبهن۔"

"جب تم امّہات المومنین رض سے کسی سامان کے متعلق دریافت کرو تو پردے کے پیچھے ہو کر، کیونکہ یہ طریقہ تمہارے اور ان کے دلوں کو پاکیزہ اور صاف رکھے گا۔"

اس آیت میں صراحتًا آیا ہے کہ عورتیں اجنبی مردوں سے پردہ کریں اور اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے فرمایا ہے کہ یہ پردہ ہی دل کو پاک اور صاف رکھ سکتا ہے اور بیحیائی اور فحاشی سے دُور رکھ سکتا ہے۔ اشارۃً یہ بات بھی سمجھی جاسکتی ہے کہ بے پردگی اور بے حجابی یہ ایک شیطانی خباثت اور نجاست ہے اور پردہ پاکیزگی اور سلامتی ہے۔

مسلمانو، اللہ کے احکام کی پابندی کرو اور اپنی عورتوں کو پردہ کراؤ اور اس پر سختی کرو، کیونکہ اس میں نجات اور سلامتی ہے۔ اور یہی پاکیزگی اور طہارت کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"يا ايها النبي قل لازواجك وبناتك ونساء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن ذٰلك ادنىٰ ان يعرفن فلا يؤذين وكان الله غفورا رحيما۔"

"جلابیب" جلباب کی جمع ہے جس کا معنیٰ وہ بڑی چادر ہے جو پردہ کے لیے عورت اپنے اُوپر اوڑھتی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں کی عورتوں کو چادر اوڑھ کر اپنے محاسن ڈھانپنے کا حکم دیا ہے، تاکہ ان کی عفت وپاکدامنی کو پہچانا جائے اور کوئی ذلیل ناجائز طمع نہ رکھے یعنی

بال اور چہرہ وغیرہ۔ خود بھی فتنہ سے محفوظ رہیں اور دوسرے بھی اس قسم کے فساد سے محفوظ رہیں۔
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وُہ اپنے گھروں سے کسی ضرورت کے لیے نکلیں تو اپنے سر اور منہ کو ڈھانپ کر چلیں۔ دیکھنے کے لیے ایک آنکھ سے دیکھ سکتی ہیں اور اسے ننگا رکھ سکتی ہیں۔
حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے علیدہ السلمانی سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے سر منہ ڈھانپ کر بائیں آنکھ ننگا رکھ کر اس کی عملی تفسیر پیش کی۔
آخر میں "لغفور رحیم" فرما کر واضح کر دیا کہ اگر اس سلسلہ میں کوئی کوتاہی ہو گئی ہو تو معاف ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛
والقواعد من النساء الّتی لا یرجون نکاحا فلیس علیھن جناح ان یضعن ثیابھن غیر متبرجٰت بزینة وان یستعففن خیر لھن واللہ سمیع علیم۔"
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے جو اس قدر بوڑھی ہیں کہ نکاح کے قابل نہیں، انہیں اجازت ہے کہ جب وُہ زینت وغیرہ سے نہ ہوں تو اپنے چہرے اور ہاتھوں کو ننگا رکھ سکتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر زیورات جیسی زینت موجود ہے تو ان بوڑھیوں کو بھی پردہ لازم ہے کیونکہ اس سے جذبات بھڑکنے کا خطرہ ہے۔ جب عورت جوان ہو تو اس وقت تو یہ حکم اور سخت ہو جاتا ہے کیونکہ اندیشہ اور خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ان بوڑھی عورتوں کے لیے شرط یہ ہے کہ نکاح سے ناامید ہو چکی ہوں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نکاح کا ابھی شوق باقی ہے تو انہیں بھی پردہ سے رہنا ہو گا کیونکہ نکاح کا شوق انہیں زیب و زینت کی دعوت دے گا تاکہ لوگوں کا میلان ہو لہٰذا انہیں کشفِ حجاب سے منع فرما دیا ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر اس حالتِ پیری میں بھی پردہ اختیار کریں تو ان کے لیے بہتر ہے۔ نوجوان عورت کے لیے تو قطعاً اس کی اجازت نہیں کیونکہ اس طرح فتنے ابھرتے اور فساد کا خطرہ ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛
"قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم

ذٰلک ازکیٰ لہم ان اللہ خبیر بما یصنعون "

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومن مرد اور عورت کو حکم دیا ہے کہ اپنی آنکھوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں۔ یہ اس لیے کہ زنا کی قباحت اور سنگینی کو بیان کیا جاتے کیونکہ اس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ نیز اس لیے کہ آنکھ کو آزاد کر دینے سے دل بیمار ہو جاتا ہے اور بے حیائی کے ارتکاب کا خطرہ ہوتا ہے اور آنکھ کا نیچا رکھنا پاکیزگی اور سلامتی کا ذریعہ ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

" ذٰلک ازکیٰ لہم"

"اللہ تعالیٰ ہمیں آنکھ کے فتنوں سے محفوظ رکھے!" آمین

اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میں لوگوں کے اعمال سے باخبر ہوں اور مجھ پر کوئی شے پوشیدہ نہیں۔ نیز مسلمانوں کو گناہ سے روکا گیا ہے اور خلافِ شرع کام کرنے سے ڈرایا گیا ہے اور اس بات کی یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ وُہ ہمیں دیکھتا ہے اور ہمارے اعمال و کردار کو جانتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

" یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور"

" وُہ آنکھ کی خیانت اور سینہ میں مخفی باتوں کو جانتا ہے۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

" وما تکون فی شان وما تتلوا منہ من قراٰن ولا تعلمون من عمل الّا کنّا علیکم شہودا اذ تفیضون فیہ!"

" آپ جس حالت میں بھی ہوں اور جب بھی آپ قرآن پڑھتے ہیں، الغرض تمہارے ہر کام کرتے وقت ہم موجود ہوتے ہیں!"

پس بندے کو چاہیے اپنے رب سے ڈرتا رہے اور اس سے حیا کرے گناہ کی طرف جھکے اور نیکی کی طرف مائل رہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن"

" مومن عورتوں کو کہہ دیجیے کہ اپنی آنکھوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں!"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورت کو مرد کی طرح آنکھیں نیچی رکھنے اور شرمگاہ

کی حفاظت کا حکم دیا ہے تاکہ فتنے سے محفوظ رہیں۔ عفت اور پاکدامنی کے اسباب پیدا کریں پھر فرمایا:

"ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا!"

"ظاہری اعضاء کے علاوہ اور کسی زینت کو ظاہر نہ کریں!"

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ "ما ظھر منھا" سے مراد لباس ہے کیونکہ وُہ لباس جس میں نمائش اور فتنے کا ڈر نہ ہو، اس کے ظاہر کرنے میں چنداں حرج نہیں اور جو ابن عباسؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں، وُہ پردے کی آیت نازل ہونے سے پہلے ہے جب آیت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے جسم کے ہر حصّے کو ڈھانپنے کا حکم دے دیا۔ جیساکہ سورۃ الاحزاب کی آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ اس معنٰی کی تائید علی بن ابی طلحہ کی روایت سے ہوتی ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو حکم دیا ہے کہ بوقتِ ضرورت جب گھر سے نکلیں تو اپنے سر سے لے کر چہرے تک بڑی چادر سے ڈھانک کر صرف ایک آنکھ کو ظاہر کریں۔ جیساکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور دیگر اہلِ علم نے بیان کیا ہے اور یہ بات واضح ہے کہ چہرہ اور ہتھیلی ننگی ہو تو فتنے اور فساد کا خطرہ ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"واذا سألتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب!"

اور اللہ تعالیٰ نے اس حکم سے کسی چیز کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا اور یہ آیت بھی محکم ہے، بنابریں اسی پر عمل ہوگا اور باقی احکام بھی اسی پر محمول ہونگے اور یہ حکم عام ہے۔ سورۃ نور میں بھی اسی چیز کی طرف رہنمائی کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ نے (بوڑھی عورتوں کے متعلق) فرمایا ہے کہ دو صورتوں میں اپنے کپڑوں کو اتار سکتی ہیں کہ نکاح سے ناامید ہو جائیں اور زینت کی نمائش مقصود نہ ہو۔

قصہ افک کی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب صفوان بن معطل کی آواز کو سنا تو اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا۔

مزید فرمایا کہ وُہ مجھے پردہ کا حکم اترنے سے پہلے ہی پہچانتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں پردہ اترنے کے بعد چہرہ ڈھانپنے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتی تھیں۔

آج کل جو زینت کی نمائش اور محاسن کو ظاہر کرنے کا عام رواج ہوگیا ہے اس کا سدِ باب ہونا چاہیے تاکہ بے حیائی اور فساد نہ پھیلے۔ فحاشی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ عورتیں غیر محرم کے ساتھ ننگے منہ آزادانہ چلیں۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ہے:

"لا تسافر امرأة الا مع ذی محرم ولا یخلون رجل بامرأة الا و معہا ذو محرم"

"کوئی عورت محرم کے علاوہ سفر نہ کرے اور نہ ہی کسی اجنبی کے ساتھ علیحدہ ہو۔"

دوسری روایت میں ہے:

"لا یخلون رجل بامرأة الا کان الشیطن ثالثہما"

"کہ جب بھی کوئی عورت کسی اجنبی کے ساتھ خلوت اختیار کرتی ہے تو شیطان ان میں تیسرا ہوتا ہے۔"

نیز فرمایا:

"لا یبیتن رجل عند امرأة الا ان یکون زوجا او ذا محرم!"

"اور کوئی اجنبی آدمی کسی عورت کے پاس رات نہ گزارے البتہ خاوند اور ذی محرم کو اجازت ہے!"

مسلمانو! اللہ سے ڈرو، اپنی عورتوں کو زیب و زینت کی نمائش سے روکو، تاکہ یہود و نصاریٰ سے مشابہت نہ ہو۔ اگر تم نے خاموشی اختیار کی تو گویا گناہ میں ملوث ہو گئے، جو اللہ کے غضب اور اس کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ اجنبی آدمی علیحدہ نہ ہوں اور نہ ہی وہ محرم کے علاوہ سفر کریں کیونکہ یہ فتنے اور فساد کا پیش خیمہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول نے فرمایا:

"ما ترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء!"

"آدمیوں کے لیے سب سے زیادہ ضرر رساں فتنہ عورتیں ہیں!"

دوسری حدیث میں ہے:

"ان الدنیا حلوة خضرة وان اللہ مستخلفکم فیہا فناظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنة بنی اسرائیل کانت فی النساء!"

"بلاشک دنیا ایک سرسبز اور میٹھی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں خلیفہ بنا کر بھیجا ہے تاکہ تمہارے اعمال اور کردار کو دیکھے۔ دنیا اور عورتوں کے بارہ میں

اللہ سے ڈرنا کیونکہ پہلا فتنہ جو بنی اسرائیل میں رونما ہُوا وُہ عورتوں کا ہی تھا!"

مزید فرمایا؛

"رُبَّ کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ!"

"بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں قیامت کے دن ننگی ہوں گی!"

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صنفان من اھل النار لو ارھما بعد نساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات رءوسہن کاسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا ورجال بایدیھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس"

"دو قسمیں جہنمیوں کی ایسی ہیں جو میں نے پہلے نہیں دیکھیں۔ ایک تو ایسی عورتیں جو پہننے کے باوجود عریاں رہتی ہیں، مٹک مٹک کر چلنے والی، اوروں کو اپنے طرف مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹ کی کہان کی طرح ہوں گے، جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ ہی اُس کی ہوا کو پائیں گی اور دُوسرے آدمی جن کے ہاتھوں میں بیلوں کی دُم جیسی لاٹھیاں ہوں گی جن کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے!"

اس میں نمائش اور بے پردگی، عریاں اور ٹیڈی لباس سے سخت ممانعت فرمائی ہے نیز حق سے اعراض کرنا اور لوگوں کو باطل کی طرف دعوت دینا، نیز اُن پر ظلم وستم سے ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگ جنت سے محروم رہیں گے۔

فتنہ وفساد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عورتیں یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین کی بہت مشابہت کرتے ہوئے مکمل لباس نہ پہنیں، اپنے بالوں اور اعضاء کو ننگا رکھیں، اہل کفر کی طرح بالوں میں کنگھی دیں اور اپنے بالوں کے ساتھ بناوٹی بال لگائیں اور نمائش وگ لگائیں۔

اللہ تعالیٰ کے رسُول فرماتے ہیں،

"من تشبہ بقوم فھو منھم"

اس قسم کی مشابہت سے فتنہ وفساد، دین میں مداہنت اور شرم وحیا میں کمی پیدا ہوتی ہے بناء بریں اس سے پرہیز چاہیے اور عورتوں کو سختی سے روکنا چاہیے اور اس میں ہرگز سستی نہ کی جائے بالخصوص چھوٹی بچیوں کو شروع ہی سے ایسے لباس سے نفرت دلائی جائے، کیونکہ ان کی بچپن کی تربیت

آئندہ کے لیے مستقل عادت بن جاتی ہے۔ اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو اور جو چیز اللہ نے حرام کی ہے اس سے اجتناب کرو اور ایک دوسرے کا نیکی اور پرہیز گاری میں تعاون کرو۔ صبر اور ایک دوسرے کو نصیحت کی تلقین کرو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن ہمیں اپنے اعمال کے متعلق سوال کرے گا اور اس کے مطابق جزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں، پرہیز گاروں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہے اور نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ بلاشبہ حکومت کے کارندوں، حاکموں اور علماء حضرات کی ذمہ داری ہے کہ ایسے امور سے لوگوں کو روکیں جو آئندہ کسی وقت بھی فتنے اور فساد کا پیش خیمہ بن سکتے ہیں۔ بالخصوص عورتوں کے سرپرستوں اور خاوندوں کو چاہیے کہ ان منکرات پر شدت وسختی سے اپنی عورتوں کو منع کریں۔"

عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے جو ہم پر آچکی ہے اور ہماری عورتوں کو سیدھے راستے پر لگا دے کیونکہ حدیث میں ہے:

ما بعث اللہ من نبی الا کان لہ من امتہ حواریین واصحاب یأخذون سنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدھم الوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ولیس وراء ذلک حبۃ خردل!"

"ہر نبی کے حواری اور چند ایسے ساتھی ہوتے ہیں جو اس کے طریقے پر عمل کرتے ہیں اور اس کی ہدایت کے مطابق چلتے ہیں۔ پھر ہوتا یوں ہے کہ جلد ہی ان کے بعد چند ایسے ناخلف پیدا ہو جاتے ہیں جن کے قول وفعل میں واضح تضاد ہوتا ہے اور ایسے کام کرتے ہیں جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا ہوتا۔ یاد رکھو جو اُن سے بزورِ بازو جہاد کرے گا وُہ مومن ہے اور جو ان کے سامنے کلمۂ حق کہے گا وُہ بھی مومن ہے اور جو انھیں دل سے بُرا سمجھے گا وُہ بھی مومن ہے۔ اس کے بعد ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں رہتا۔"

اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ اپنے دین کی مدد کرے اور اپنے کلمہ کو بلند فرمائے اور ہمارے بادشاہوں کو درست کرے تاکہ ان کے ذریعے دینِ حق کی سربلندی ہو اور فتنہ وفساد کا سر کٹ جائے اور ہمیں ایسے کاموں کی توفیق دے جس میں عوام اور ملک کی فلاح ہو اور ہماری آخرت و دُنیا کو اچھا کرے۔ آمین!